ندامت کے آنسو

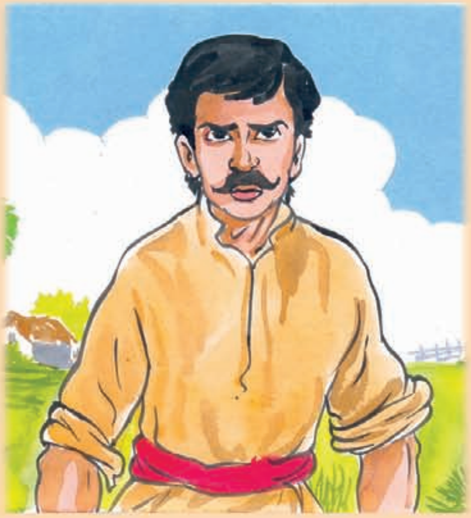

ایک گاؤں میں شیر سنگھ نام کا ایک کسان رہتا تھا۔اپنے نام کی طرح وہ نڈر تھا لیکن بدمعاش بھی تھا۔وہ گاؤں کے تمام لوگوں سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا تھا اور نہ ہی بزرگوں کی عزت کرتا تھا۔گاؤں کے لوگ اس سے ان ہی وجھوں سے نفرت کرتے تھے۔دیارام نام کا ایک کسان اس گاؤں میں آبسا تھا۔وہ بہت ہی نیک اور ایمان دار آدمی تھا اور سب سے مل جل کر رہتا تھا۔سب کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا تھا اور سب کی عزت کرتا تھا۔ضرورت مندوں کی بھرپور مدد بھی کرتا تھا۔ان ہی خوبیوں کی وجہ سے گاؤں والے اس کی بہت عزت کرتے تھے اور ضرورت پڑنے پر اس سے مشورے کیا کرتے تھے۔وہ بھی انہیں مفید مشوروں سے نوازتا تھا۔

ایک دن گاؤں والوں نے دیارام کو شیر سنگھ سے ہوشیار رہنے کی تاکید کی:

"بھائی دیارام! جتنا ممکن ہو سکے شیر سنگھ سے دور رہنا، وہ بڑا بدمعاش اور جھگڑالو ہے۔"

دیارام نے ہنس کر کہا، "اگر شیر سنگھ نے بلا وجہ مجھ سے الجھنے کی کوشش کی تو اسے دیکھ لوں گا۔"

یہ خبر شیر سنگھ کے کانوں تک پہنچ گئی۔ غصے سے اس کے نتھنے پھڑکنے لگے۔ دانت پیستے ہوئے وہ بولا:

"اس دیارام کو مزا نہ چکھا دوں تو میرا نام شیر سنگھ نہیں۔"

بس اسی دن سے شیر سنگھ، دیارام سے الجھنے کے لئے کسی نہ کسی بہانے کی تلاش میں رہتا تھا۔

ایک دن موقع پا کر شیر سنگھ نے دیارام کے کھیت میں اپنے بیل چھوڑ دیے۔ بیل بہت سا کھیت چر گئے۔ دیارام نے دیکھا تو چپ چاپ اپنے کھیتوں سے باہر انہیں ہانک دیا۔ اس نے گاؤں کے کسی بھی شخص سے اس بات کا ذکر نہیں کیا۔

اس کے بعد شیر سنگھ نے دیارام کے کھیت میں جانے والی پانی کی نالی کو توڑ دیا۔ اب پانی کھیت میں نہ جا کر باہر بہنے لگا۔ دیارام نے دیکھا تو چپ چاپ آ کر نالی کی مرمت کر دی۔ اس کا بھی گاؤں کے کسی شخص سے ذکر نہیں کیا۔ اس طرح شیر سنگھ طرح طرح سے دیارام کو پریشان کرتا رہا۔ لیکن دیارام خاموش رہ کر اس کی ہر ذلیل حرکت برداشت کرتا گیا۔

جیسے ہی خبر دیارام کو ملی، اس نے اپنے موٹے تازے تندرست بیل لیے اور شیر سنگھ کی مدد کے لئے چل پڑا۔ گاؤں کے لوگوں نے اسے روکا اور کہا، "دیارام! اس ظالم شیر سنگھ نے تمہیں بار بار نقصان پہنچایا ہے پھر بھی تم اسی کی مدد کیوں کر رہے ہو؟" لیکن دیارام مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

شیر سنگھ نے جب دیارام کو بیل لے کر آتے دیکھا تو بولا: "تم اپنے بیل لے کر لوٹ جاؤ، مجھے تمہاری مدد نہیں چاہیے۔"

"تمہارا جو جی چاہے کہو ۔لیکن اب میں واپس جانے والا نہیں۔" دیا رام بولا۔ "رات ہونے والی ہے اور تم اس وقت سخت مصیبت میں ہو۔ میں اس وقت انسانیت کے ناتے تمہاری بات نہیں مان سکتا۔"

دیارام نے گاڑی میں اپنے بیل جوت دیے اور پھر بیلوں کو للکارا۔ بیلوں نے گاڑی کو کھینچ کر دلدل سے باہر نکال دیا۔ یہ دیکھ کر شیر سنگھ کی آنکھیں ندامت سے بھر آئیں۔ وہ بولا: "دیارام! تم کتنے عظیم ہو، کتنے بلند ہو۔ میں اپنے کیے پر بے حد شرمندہ ہوں۔تم نے میری برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا ہے۔ اسے میں زندگی بھر نہیں بھولوں گا۔"

دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے اور پھر گاؤں کی طرف چل پڑے۔

رضوان رضوی

مشق

۱- پڑھیے اور سمجھیے :-

مفید - فائدہ مند

بلاوجہ - بغیر کسی سبب کے

ذلیل - رسوا، بدنام

حرکت - کام

تندرست- صحت مند

دلدل - کیچڑ

ندامت - شرمندگی

۲- سوچیے اور بتائیے :-

(i) شیر سنگھ کس فطرت کا انسان تھا؟

(ii) دیارام کیسا شخص تھا؟

(iii) شیر سنگھ کو کیا مصیبت پیش آئی؟

(iv) دیارام نے شیر سنگھ کی کس طرح مدد کی؟

۳- جملے بنائیے :-

ایمان دار ، مشورہ ، مزہ چکھانا ، تحفہ ، ندامت